Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ۲۱ مئی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۱۲

کینیڈا میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کیلئے زمین خرید لی گئی، اَلحمدللّٰہ

مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کینیڈا کی ارسال کردہ خوشکن اطلاع

کینیڈا سے بذریعہ تار یہ نہایت خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی جماعت نے مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کا سودا طے کر لیا ہے اور اس کا قبضہ بھی اسے مل گیا ہے، الحمد للہ

کینیڈا کے نیشنل امیر مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے اِس سلسلے میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو تار ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"ٹورنٹو ۱۸ مئی۔ جماعتِ احمدیہ کینیڈا مسجد کی تعمیر کے لئے جو زمین حاصل کرنے کے لئے کوشاں تھی اس کا سودا خدا تعالیٰ کے فضل سے طے پا گیا ہے اور زمین کا قبضہ بھی مل گیا ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد اِس زمین پر خانۂ خدا تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری اِس حقیر مساعی کو غیر معمولی برکت سے نوازے۔ آمین

(عبدالعزیز خلیفہ)"

واضح رہے کہ گذشتہ سال جب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ اور کینیڈا کے دَورہ پر تشریف لے گئے تھے تو حضور نے کینیڈا کی جماعت کو زمین خریدنے اور اس پر مسجد تعمیر کرنے کی طرف خاص طور پر توجّہ دلائی تھی اور اس سلسلے میں خود بھی تشریف لے جا کر ایک علاقہ میں زمین کا معائنہ فرمایا تھا سو الحمد للہ کہ اب وہاں کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے زمین خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ⁂

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

آنکھ میں سوزش کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج علالتِ طبع کے باعث نمازِ جمعہ کے لئے جامع مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے آغاز میں آپ نے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی جس کے بعد آپ نے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (المائدہ آیت ۳) کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ بِرّ میں نیکی اور ایصالِ خیر کا مفہوم پایا جاتا ہے اور تقویٰ میں ہمیں ہر قسم کی شر سے بچنے کی نصیحت کی گئی ہے گویا کامل بھلائی اور خیر خواہی یہ ہے کہ انسان نیکی اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے کام کرے اور ہر طرح کے بُرے کاموں سے بچنے کی کوشش کرے۔ اِس سلسلے میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا ایک بصیرت افروز اقتباس پڑھ کر سُنایا جس میں حضور علیہ السلام نے سورہ فاتحہ میں بیان فرمودہ اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات کا ذکر کرتے ہوئے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے مفہوم پر روشنی ڈالی ہے اور احبابِ جماعت کو بنی نوع انسان سے ہمدردی اور باہمی اخوت و محبت اور اپنے کمزور بھائیوں کی مدد کرنے کی نصائح فرمائی ہیں۔

لاہور (بذریعہ تار) محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت سیدنا مصلح موعود رضی اللہ عنہ مطلع فرماتی ہیں کہ گزشتہ منگل کو محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۲۱ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

حالت کل بھی تشویشناک رہی۔
بیڈ سورز زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور دردِ دل الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ⁂ پرنٹر: سید عبدالحی ⁂ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۲۱ مئی ۱۹۷۷ء

قوتِ احیاء اور مسیحائی کا درخشندہ ثبوت

مامورین الٰہی کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی خداتعالیٰ کی طرف رہنمائی کریں اور اس کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم کر دکھائیں۔ اس کے لئے وہ صرف وعظ و نصیحت پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے ذریعہ وہ ان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اپنی اس قوتِ قدسیہ کو وہ اپنی مقبول دعاؤں کے ذریعہ بروئے کار لاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے مجسم دعا بن جاتے ہیں۔ ان دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ایسا زبردست انقلاب رونما ہوتا ہے کہ دنیا اسے دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتی۔ یہ انقلاب بجائے خود ان کی صداقت کی زبردست دلیل ہوتا ہے۔

خداتعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں جبکہ مسلمان کہلانے والے بھی ہمہ تن دنیا کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ آپ نے اس غرض کو بہ تمام و کمال پورا کرنے کی غرض سے سعید الفطرت اور پاک انسانوں کی ایک جماعت قائم کی تاکہ وہ خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کر کے اسے ساری دنیا میں غالب کرنے کا وسیلہ بنیں۔ انہیں اس قابل بنانے کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی دردمندانہ اور متضرعانہ دعائیں کیں کہ عرشِ الٰہی کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ دعائیں مقبول ہوئیں اور ان لوگوں کی زندگیوں میں جنہوں نے صدقِ دل سے آپ کی آواز پر لبیک کہہ کر آپ کا ساتھ دینے کا عہد کیا تھا ایسا زبردست انقلاب رونما ہوا کہ دنیا اس انقلاب کو دیکھ کر عش عش کر اٹھی۔

یہ انقلاب چٹکی بجانے سے چشم زدن میں رونما نہیں ہوا تھا بلکہ اس انقلاب کو منصّۂ شہود پر لانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جان گھلا ڈالی تھی اور اس خاطر اپنے پر ایک موت وارد کر رکھی تھی۔ آپ نے بیعت کا آغاز کرتے وقت ہی اپنے اس عزم کا اظہار فرما دیا تھا کہ آپ اپنے متبعین کی تربیتِ باطنی کے لئے جان تک کی پرواہ نہیں کریں گے چنانچہ آپ نے اپنے اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خداتعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خداتعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روحِ قدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقِ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں رہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔"
(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

حضور علیہ السلام اپنے پاک دل اور مخلص متبعین کی تربیتِ باطنی اور اصلاح طلبی کے لئے تادمِ حیات اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کرتے ہی چلے گئے اور فی الحقیقت آپ نے ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کیا۔ آپ کی اس حالت کا اندازہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً اس ضمن میں تحریر فرمائیں۔ مثال کے طور پر آپ نے ان مخصوص دعاؤں سے متعلق اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"(میں) دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دمِ زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خداتعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔"
(شہادت القرآن صفحہ ۱۰۳)

نیز اسی ضمن میں آپ نے مزید رقم فرمایا:۔

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خداتعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگ چھوڑتا ہوں۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

حضور علیہ السلام کی یہ دردبھری دعائیں جنابِ الٰہی میں قبول ہوئیں اور فی الحقیقت ان لوگوں کی زندگیوں میں جنہوں نے آپ کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کیا تھا ایسی پاک تبدیلی پیدا ہوئی اور ایسا انقلابِ عظیم رونما ہوا کہ سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پتلے عالمِ بالا کی مخلوق بن کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دنیا پر نور برسانے لگے۔ آپ نے اپنی ان دعاؤں کی قبولیت پر اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے انقلابِ عظیم پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے تحدیثِ نعمت کے رنگ میں فرمایا:۔

"میں خداتعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ ..... میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد اول صفحات ۳۳۶، ۳۳۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ اور دردمندانہ دعاؤں کے طفیل آپ کے متبعین کی زندگیوں میں رونما ہونے والے انقلابِ عظیم پر دوسرے لوگ بھی ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے اور انہیں آپ کی زبردست قوتِ احیاء اور مسیحائی کا اقرار کرتے ہی بنی۔ مثال کے طور پر جنابِ شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب نے لکھا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"
(رسالہ "تہذیبِ نسواں" لاہور ۱۹۰۸ء)

اسی طرح جناب سر محمد اقبال نے اپنے ایک لیکچر میں جو انہوں نے ۱۹۱۰ء کے اوائل میں اسٹریچی ہال ایم اے او کالج علی گڑھ میں دیا۔ فرمایا:۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر کی ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیشِ نظر رکھیں ...... پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ "قادیانی" کہتے ہیں۔"
("ملتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر" مترجمہ مولانا ظفر علی خان)

ایک ایسے زمانہ میں جبکہ ہر طرف دنیا پرستی پھیلی ہوئی تھی اور لوگ خدا پرستی کو بھلا بیٹھے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے متبعین کی زندگیوں میں پاک تبدیلی رونما کر کے انقلابِ عظیم بپا کر دکھانا بجائے خود آپ کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدسی صفات اصحاب کے جانشین ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کی مذکورہ بالا مقبول دعاؤں کا وارث بنائیں۔ تاکہ ہماری زندگیوں میں بھی نسلاً بعد نسلٍ وہی روحانی انقلاب برپا ہوتا چلا جائے۔ لیکن ان دعاؤں کا وارث بننے کے ضمن میں حضور علیہ السلام نے ایک زبردست انتباہ بھی فرمایا ہے ہمارے لئے اس سے باخبر ہونا از بس ضروری ہے۔

اس انتباہ پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورونانک جی کے اسلام سے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کا ایک اور ثبوت

گورو جی مکہ معظمہ میں سال بھر امام الصلوٰۃ بن کر نمازیں پڑھاتے رہے

(مکرم عباد اللہ صاحب گیانی - ربوہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے گورو نانک جی کے اسلام کے ثبوت پیش کرتے ہوئے ان کا حج کے لئے مکہ معظمہ جانا بھی ان کے اسلام کی دلیل ٹھہرایا ہے حضور فرماتے ہیں:-

اکیلا وہ بھاگا ہندوؤں کو چھوڑ
چلا مکہ کو ہند سے منہ کو موڑ
گیا خانہ کعبہ کا کرنے طواف
مسلماں بنا پاک دل بے خلاف
(ست بچن ص ۴۲ روحانی خزائن ایڈیشن)

سکھ کتب سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی خدا تعالیٰ کے حکم سے حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ گئے تھے اور وہاں آپ نے سال بھر قیام کیا تھا چنانچہ "مہاپرکاش" مصنفہ باوا سروپ چند بھلہ نے (جو سکھوں کے تیسرے گورو امرداس جی کی اولاد میں سے تھا اور جنہوں نے یہ کتاب سمت ۱۸۳۳ بکرمی مطابق ۱۷۷۶ء میں تصنیف کی تھی) بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گورو جی سے فرمایا تھا:-

"اب چل نانک دیویش تمہارا چلا ہے - آپ کو سنبھال دنیا اندر جاؤ - سب مقامات جو دنیا میں ہیں - نوکھنڈ پرتھوی پر ان کی زیارت کرو اور مکہ مدینہ کا حج کرو" (مہاپرکاش قلمی ورق ۹۵)

بعض جنم ساکھیوں میں بھی یہی کچھ مرقوم ہے کہ گورو جی کو اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کا حج کرنے کی تلقین کی تھی - (جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر مطبوعہ ۱۸۹۰ء، ص ۱۷۲، و جنم ساکھی بھائی بالا مطبوعہ ۱۸۹۸ء ص ۱۳۶، جنم ساکھی بھائی بالا اردو مطبوعہ ۱۹۲۲ء ص ۱۳۲) بعد کے ایڈیشنوں سے یہ حصہ خارج کر دیا گیا ہے۔

مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی کے بقول گورو جی نے یہ سفر ایک مسلمان کے لباس میں اختیار کیا تھا جیسا کہ ان کا بیان ہے:-

بابا پھیر مکے گیا نیل بستر دھارے بنواری
عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلیٰ دھاری
بیٹھا جائے مسیت وچ جتھے حاجی حج گزاری
(واراں بھائی گورداس وار پہلی پوڑی ۳۲)

ایک بھارتی ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے:-

"گورو نانک جی کی چوتھی اداسی ۱۵۱۷ء سے ۱۵۲۷ء تک مغرب کی طرف اسلامی ملکوں میں تھی۔ اس مرتبہ مردانہ گورو جی کے ساتھ تھا۔ گورو جی کا پہراوہ اس بار حج کرنے جانے والے حاجیوں کا سا تھا۔ انہوں نے نیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں کتاب۔ دوسرے ہاتھ میں موٹا ڈنڈا اور نماز پڑھنے کے لئے ایک مصلّے بغل میں تھا" (گورو نانک۔ جیون۔ یگ تے اپدیش ص ۵۲)

ایک مشہور سکھ ودوان سردار جی۔ بی سنگھ جی ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل (آنجہانی) نے (جو ہمارے اچھے دوستوں میں سے تھے) بیان کیا ہے:-

"بھائی گورداس جی نے بھی کیتب کچھ لکھا ہے۔ جس کے معنے حمائل شریف کے جا سکتے ہیں جسے ہلکا ہونے کی وجہ سے مسلمان ایک غلاف میں ڈال کر لٹکا لیا کرتے ہیں" (پراچین بیڑاں ص ۲۰)

مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی نے گورو نانک جی کا مکہ شریف جانا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"(گورو نانک جی) تو عصا۔ استاوہ (لوٹا) ہاتھ میں۔ مصلّے کاندھے پر۔ قرآن بغل میں۔ چولا پاؤں تک نیل رنگ کمر میں تہہ بند۔۔۔ ۔۔۔ جیسا کہ فقیر پہنتے ہیں ٹوپی اور سیلی وغیرہ اختیار کئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ اس لئے گورو جی کو کوئی ہندو نہیں جانتا تھا اور سچا عارف اور فقیر سمجھتے تھے" (تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ص ۱۴۴)

یاد رہے بعد کے ایڈیشنوں میں سے "قرآن بغل میں" کے الفاظ خارج کر دیئے گئے ہیں۔ (تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ص ۳۹۶)

جنم ساکھی کے اردو ایڈیشن میں مرقوم ہے:-

"گورو صاحب نے مکہ کے پاس جا کر حاجیوں کی صورت بنائی۔ نیلے کپڑے پہنے۔ ایک ہاتھ میں تسبیح پکڑی۔ سر پہ مصلّے اٹھایا۔ بغل میں قرآن دبایا۔ حاجی درویش بن کر مکہ کی مسجد میں جا بیٹھے اور کلام اللہ کی سورتیں پڑھنے لگے اور حمد الٰہی گانے لگے" (جنم ساکھی بھائی بالا اردو ایڈیشن ۱۹۲۲ء ص ۱۴۹)

جنم ساکھی اردو کے بعد کے ایڈیشن میں "قرآن بغل میں دبایا" کو "بغل میں کتاب لی" میں بدل دیا گیا ہے۔ (جنم ساکھی اردو مطبوعہ ۱۹۶۲ء ص ۱۴۷)

الغرض سکھ کتب میں یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی نے اپنے اس سفر میں جو حلیہ اختیار کیا وہ خالص اسلامی تھا۔ گورو جی نے اپنے اس سفر میں قرآن شریف کی آیات والا وہ چولہ بھی زیب تن کیا تھا جسے سکھ کتب میں "فلتا" یا "فلکا" وغیرہ ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۴۹۔ تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ص ۱۴۴۔ گورو نانک پربودھ ص ۲۲۱)

گورو نانک جی کی ایسی تصاویر بھی تیار کروائی گئیں جن میں انہیں ایک مسلمان حاجی کے لباس میں دکھایا جاتا رہا۔ ایسی ہی ایک تصویر گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے پشاوری سکھوں بھائی دُنی چند اور بھائی میرا وغیرہ کو دیدی تھی۔ (راگ مالا منڈن ص ۱۱۲)

سردار جیت سنگھ جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر رسالہ سنت سپاہی نے گورو نانک جی کا حج کی جملہ رسومات ادا کر کے حج کرنا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:-

"گورو نانک جی نے پورے ادب سے حج کیا۔ حج شروع کرنے کے وقت سے ہی حاجیوں والی رسومات ادا کرنا شروع کر دیں۔ جس کا ذکر بھائی گورداس جی نے اپنی واروں میں کیا ہے" (رسالہ سنت سپاہی امرتسر اکتوبر ۱۹۶۱ء)

سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ گورو جی اپنی زندگی میں ہی حاجی مشہور ہو گئے تھے اور مسلمان انہیں حاجی ہی کہا کرتے تھے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۵ و ص ۱۵۲ مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۶۳۔ تواریخ گورو خالصہ ص ۷۶۳۔ رسالہ سنت سپاہی امرتسر دسمبر ۱۹۴۸ء)

سکھ تاریخ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ گورو جی حج کے سفر کو بھی بابرکت خیال کرتے تھے۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ ص ۱۴۷۔ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۷) اور حج کے ذریعہ انسان کے پچھلے گناہوں کی معافی بھی تصور کرتے تھے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:-

"جو صدق دل سے آکر حج کرے اس کے پچھلے تمام دور ہو جاتے ہیں اور وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے بچہ بے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ (جنم ساکھی اردو مطبوعہ ۱۹۰۲ء ص ۱۵)

سکھ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے مکہ معظمہ کا یہ سفر اذانیں دیتے اور نمازیں پڑھتے ہوئے طے کیا تھا۔ جیسا کہ مسٹر میکالف نے بیان کیا ہے:-

"جب کبھی موقعہ ملا گورو نانک جی نے عرب کے پیغمبر حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ماننے والے پکے مسلمانوں کی طرح بانگ بھی دی" (میکالف اتہاس حصہ اول ص ۱۴۷)

ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں:-

"آپ مکہ۔ مدینہ۔ مصر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین اور کابل بھی گئے اور مسلمانوں سے مل کر نمازیں پڑھ کر سچائی کا پرچار کیا۔" (روزنامہ اکالی ۲۹ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ایک مشہور سکھ شاعر کوی راج نارائن سنگھ "بلبیع" نے بھائی گورداس جی کے حوالہ سے بیان کیا ہے :-

پڑھی ہے نماز نانے گورو ہے بانگ دتّی
مکّے جدوں گئے نیلے کپڑے زنگاتے نے
گئے بغداد بانگ دتی تے نماز پڑھی
اُمت محمدؐ دی نانک بنائے نے
(گوربانی گوردتا صفحہ ۳۵)

حال ہی میں ڈاکٹر پیارا سنگھ جی ہیڈ آف دی پنجابی ڈیپارٹمنٹ گورونانک یونیورسٹی امرتسر نے ایک کتاب "آدساکھیاں" کے نام پر شائع کی ہے جو پنجابی ایم۔اے کے کورس یونیورسٹیوں ۔ پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ اور گورو نانک یونیورسٹی امرتسر ۔ نے شامل کیا ہے۔ اس میں گورونانک جی کے سوانحی حالات پر مشتمل صرف ۳۰ ساکھیں ہیں اور جس نسخہ کی بنا پر اسے ایڈٹ کر کے شائع کیا گیا ہے وہ ۱۷۰۱ء مطابق سمت ۱۷۵۸ بکرمی کی نوشت ہے (ملاحظہ ہو آدساکھیاں صفحہ ۱۱ دیباچہ) اس میں گورونانک جی کے مکہ معظمہ جانے کی بھی ساکھی ہے جو اس کی پندرھویں ساکھی ہے۔ اس میں گورو جی کا مکہ معظمہ جا کر بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور پھر اپنے پاؤں کے ساتھ مکہ معظمہ یا بیت اللہ شریف کو گھمانا وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں البتہ گورو جی کا ایک سال تک وہاں قیام کرنا اور وہاں امام الصلوٰۃ بن کر مسلمانوں کو نمازیں پڑھانا مندرجہ ذیل الفاظ میں مرقوم ہے :-

"ਓਨਾ ਫਕੀਰਾਂ ਮਕੇ ਕੇ ਜੋ ਲੋਗ ਸੇ ਤਿਨਾ ਨੂੰ ਪੁਛਿਆ ਜੋ ਭਾਈ ਲੋਗਹੁ ਇਹੁ ਫਕੀਰ ਇਥੈ ਕਿਦੋਕਣਾ ਕੁ ਹੈ ॥ ਤਬ ਓਨਾ ਲੋਕਾ ਆਖਿਆ ਇਸ ਫਕੀਰ ਕਉ ਈਹਾ [ਆਏ] ਬਰਸ ਦਿਨ ਹੂਆ ਹੈ ॥ ......ਤਬ ਉਨਹੁ ਰਾਹ ਕੀਆ ਗਲਾ ਕਰਿ ਸੁਣਾਈਆ ॥ ਉਨੋ ਲੋਕਾ ਕਉ ਜੋ ਮਕੇ ਕੇ ਲੋਕ ਥੇ ਤਿਨਾ ਕਹਿਆ ਏਹੁ ਹਿੰਦੂ ਨਾਹੀ ਏਹੁ ਦਾਨਸਮੰਦ ਹੈ ਨਿਵਾਜੁਪੋਸ ਹੈ ਈਹਾ ਜਿਤਨੇ ਲੋਗ ਹੈ ਸਭ ਇਸੀ ਕੇ ਪਿਛੈ ਨਿਮਾਜ ਕਰਤੇ ਹੈ ॥ ਸਭਨਾ ਕੇ ਆਗੇ ਏਹੀ ਨਿਮਾਜ ਕਰਤਾ ਹੈ ॥ .... ਤਬ ਉਨਹੁ ਕਹਿਆ ਏਹੁ ਮੁਸਲਮਾਨ ਹੈ ਤਬ ਐਸੀ ਪਹੁਚ ਹੈ ॥ ....ਤਬ ਬਰਸ ਦਿਨ ਬਾਬਾ ਮਕੇ ਰਹਿਆ ॥"

[ਆਦਿ ਸਾਖੀਆਂ, ਪੰਨਾ ੧੪੧
[ਦੂਜਾ ਸੰਸਕਰਣ, ੧੯੭੨ ਈ:

"ان فقیروں نے مکّے کے جو لوگ تھے ان سے دریافت کیا۔ اے بھائیو! یہ فقیر یہاں کب سے ہے؟ تب ان لوگوں نے کہا کہ اس فقیر کو یہاں (آئے) برس دن ہوا ہے۔ ...... تب انہوں نے راستہ کی باتیں سنائیں۔ ان لوگوں کو جو مکّے کے لوگ تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہندو نہیں۔ دانشمند ہے۔ "نماز پوش" ہے۔ یہاں جتنے لوگ ہیں سب اس کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں۔۔۔ ۔۔۔ سب کے آگے یہی نماز کرتا ہے۔۔۔ ۔۔۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ مسلمان ہے تبھی اس کی ایسی پہنچ ہے۔ ...... برس دن بابا مکّے رہا۔"

(آدساکھیاں صفحہ ۱۴۱)

یاد رہے کہ پروفیسر ڈاکٹر پیارا سنگھ جی نے "نماز پوش" کے معنے "نماز پڑھن دا میمی" (یعنی نماز کا پابند) کئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو آدساکھیاں حاشیہ صفحہ ۱۴۱) گویا کہ گورو جی نماز کے پابند تھے۔

الغرض گورونانک جی کا سال بھر مکہ معظمہ میں رہنا اور وہاں امام الصلوٰۃ بن کر لوگوں کو نمازیں پڑھانا دو طرح سے ہی درست ہو سکتا ہے۔

اوّل یہ کہ گورونانک جی صدق دل سے اسلام قبول کر چکے تھے۔

دوم یہ کہ وہ حقیقت میں مسلمان تو نہ تھے لیکن لوگوں سے ڈر کر اور انہیں دھوکہ میں رکھنے کے لئے یہ روش اختیار کر رکھی تھی۔

ہم گورونانک جی ایسے نیک رنگ، پارسا، نیک دل اور جواں مرد سے یہ توقع نہیں رکھ سکتے کہ وہ محض جان بچانے کے لئے منافقت سے کام لیں۔ اور غیر مسلم ہونے کے باوجود مسلمانوں کو نمازیں پڑھاتے رہیں۔ اور نہ ہم مکہ معظمہ کے مسلمانوں کے بارہ میں یہ باور کر سکتے ہیں کہ وہ اتنے سادہ لوح تھے کہ وہ اس بہروپ کو پہچان نہ پائے ہوں اور وہ اس حقیقت کو نہ سمجھ سکے ہوں کہ انہیں نماز پڑھانے والا گورو نانک مسلم تھا یا غیر مسلم؟ اور وہ ایک دو دن نہیں، ہفتہ دو ہفتہ نہیں سال بھر ایک اجنبی اور غیر مسلم کے پیچھے ہر روز پانچ نمازیں ادا کرتے رہے ہوں۔ الغرض ہر دانشور یہی نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہو گا کہ گورو جی صدق دل سے اسلام قبول کر چکے تھے اور ایک مخلص مسلمان کی طرح بیت اللہ شریف حج اور زیارت کے لئے گئے تھے اور محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر وہاں نمازیں پڑھتے پڑھاتے رہے۔ علاوہ ازیں کسی بھی مصلح یا ریفارمر کی شان کے یہ بات شایاں نہیں کہ وہ ایسی منافقانہ حرکت کا مرتکب ہو۔ کیونکہ ایک مصلح کا سب سے بڑا مقصد اصلاح نفوس ہے۔ پس یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ گورونانک جی ایسا عظیم مصلح اور "مردِ خدا" جو دنیا کو فریب کاریوں سے نجات دلانے کا خواہاں تھا خود فریب کاری کا سوانگ رچائے اور مسلمان نہ ہونے کے باوجود فریب سے امام الصلوٰۃ بن جائے اور سال بھر نمازیں پڑھتا پڑھاتا رہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں فرمایا ہے :-

"اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ طریق کہ نیلے کپڑے پہننا اور عصا ہاتھ میں لینا اور کوزہ اور مصلّےٰ ساتھ رکھنا اور قرآن بغل میں لٹکانا اور خانہ کعبہ کا قصد کر کے ہزاروں میل کی مسافت قطع کر کے جانا اور وہاں مسجد میں جا کر قیام کرنا اور بانگ دینا۔ کیا یہ نشان مسلمانوں کے ہیں یا ہندوؤں کے؟ ظاہر ہے کہ مسلمان ہی حج کے لئے نیلے کپڑے پہن کر جایا کرتے ہیں۔ عصا بھی مسلمانوں کا شعار ہے اور مصلّےٰ ساتھ رکھنا نمازیوں کا کام ہے اور قرآن شریف ساتھ لینا نیک بخت مسلمانوں کا طریق۔ اگر کہو کہ یہ لباس اور یہ طریق مکر اور فریب سے اختیار کیا تھا تو تم آپ ہی منصف بن کر جواب دو کہ تمہارا نورِ قلب اور کانشنس باوا نانک صاحب کی نسبت یہ بات جائز رکھتا ہے؟"

(ست بچن صفحہ ۵۶ حاشیہ)

پس گورونانک جی کا سال بھر مکہ معظمہ میں قیام کرنا اور وہاں لوگوں کو نمازیں پڑھانا ان کے مسلمان ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ اور یہ ثبوت ڈاکٹر پیارا سنگھ جی نے آدساکھیاں شائع کر کے ہم پہنچایا ہے۔ اس لئے ہم اُن کے شکرگزار ہیں کیونکہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیق کا ایک اور ثبوت دنیا کے سامنے آگیا ہے۔

احمدی بچوں سے اپیل

احمدی بچوں کو وقف جدید کا مجاہد بننے کی تحریک کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے بچو! اُٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دُور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تمام احمدی والدین سے گزارش ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ ان کے نونہال امام وقت کی اس اپیل پر والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے وقفِ جدید کے مجاہد بن چکے ہیں

اسی طرح مجالس اطفال الاحمدیہ و خدام الاحمدیہ سے گزارش کی جاتی ہے کہ بچوں کے اجلاس منعقد کر کے انہیں حضور کے مندرجہ بالا ارشاد سے آگاہ کر دیا جائے۔

قائد وقف جدید
انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

مجاہدین معاونین خصوصی جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۱)	مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب بھٹی ایڈووکیٹ۔ حاصل پور ضلع بہاولپور		۱۰۰۰/-
(۲)	" کیپٹن سلیم احمد صاحب	منورہ کراچی	۱۰۰۰/-
(۳)	" قریشی مختار احمد صاحب	اقبال ٹاؤن کراچی	۱۲۰۰/-
(۴)	" سلطان احمد صاحب طاہر	ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۱۰۰۰/-
(۵)	" ڈاکٹر جلال الدین صاحب	دستگیر کالونی کراچی	۱۰۰۰/-
(۶)	" رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ	بہاول نگر	۱۱۰۰/-
(۷)	" چوہدری خورشید احمد صاحب	چک ۱۶۶/7-R ضلع بہاول نگر	۱۰۱۰/-
(۸)	" بشیر احمد صاحب باجوہ	چک ۲۷۸/H-R ڈیرہ باجوہ ضلع بہاولنگر	۱۰۵۰/-
(۹)	" فضل احمد صاحب باجوہ	چک ۵۲/P ضلع رحیم یار خان	۱۰۰۰/-
(۱۰)	" راجہ فخر الدین صاحب (ریٹائرڈ مختیار کار)	سکھر شہر	۱۰۱۷/-
(۱۱)	" شیخ قدرت اللہ صاحب	سکھر شہر	۱۰۲۰/-
(۱۲)	" عبد الرشید صاحب شرما	شکار پور ضلع سکھر	۱۰۵۰/-
(۱۳)	" ملک سردار خان صاحب	جیکب آباد	۱۱۹۵/-
(۱۴)	" آغا حمید اللہ خان صاحب	لاڑکانہ	۱۱۰۰/-
(۱۵)	" نذیر احمد صاحب ابڑو	انور آباد ضلع لاڑکانہ	۱۰۰۰/-
(۱۶)	" الحاج علی انور صاحب ابڑو	وارہ ضلع لاڑکانہ	۱۱۰۰/-
(۱۷)	مکرمہ اہلیہ صاحبہ الحاج علی انور صاحب ابڑو	" " "	۱۰۹۰/-
(۱۸)	مکرم محمد اصغر صاحب ابڑو	کھنڈو ضلع "	۱۰۳۰/-
(۱۹)	" ڈاکٹر عبد القدوس صاحب	نوابشاہ شہر	۱۱۱۲/-
(۲۰)	" خان غلام محمد خان صاحب	" "	۱۰۰۰/-
(۲۱)	محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ رئیس عبد اللہ خان صاحب باندھی ضلع نواب شاہ		۱۰۲۰/-
(۲۲)	مکرم الحاج رئیس عبد الرحمٰن صاحب ڈاہری معہ اہل و عیال گوٹھ رحمٰن آباد ضلع "		۱۹۵۷/-
(۲۳)	" ڈاکٹر عبد القدیر صاحب	واحی احمد ضلع نواب شاہ	۱۱۰۰/-
(۲۴)	" چوہدری محمد اسحاق صاحب	گوٹھ جمال پور ضلع نواب شاہ	۱۰۱۰/-
(۲۵)	" شاہ محمد صاحب	" " " "	۱۳۳۳/-
(۲۶)	" رستم علی صاحب	" " " "	۱۲۰۲/-
(۲۷)	" ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب	رحیم آباد ضلع "	۱۰۱۰/-
(۲۸)	" علی اکبر صاحب احمدی	کنڈیارو " "	۱۵۰۰/-
(۲۹)	" عبد الرزاق صاحب آڑھتی	بھریا روڈ " "	۱۰۷۰/-
(۳۰)	" چوہدری رسول بخش صاحب	دوڑ " "	۱۰۱۰/-
(۳۱)	" حاجی کریم بخش صاحب	قمر آباد "	۱۱۰۰/-
(۳۲)	" ڈاکٹر فقیر محمد صاحب	"	۱۱۷۰/-

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۷۷ء کے صفحہ ۲ پر کالم اول میں سورۃ الکہف کی آیت کا ایک حصہ درج کرتے وقت سہوِ کتابت سے ایک لفظ صحیح طور پر نہیں لکھا جا سکا۔ پوری آیت درج ذیل ہے۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ نَارًا ۙ أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۖ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول ہجری شمسی ۱۳۵۶ھش ۱۹۷۷ء

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول منعقدہ مارچ ۱۹۷۷ء کا نتیجہ مرتب کر لیا گیا ہے جو کہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اس امتحان میں مکرم عبد القادر صاحب بھٹی جہلم شہر اوّل اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی دار الصدر شرقی ربوہ دوم قرار دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نمایاں کامیابی ان کو مبارک کرے۔ آمین!

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم عبد الرحمٰن صاحب دوکاندار محلہ دار الیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۴/۱۳ واقع محلہ دار الیمن والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) عبد الکریم صاحب پسر مرحوم (۲) مبارکہ بی بی صاحبہ (۳) بشارت بی بی صاحبہ (۴) اقبال بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔ رشیم بی بی صاحبہ بیوہ مرحوم

والد صاحب مرحوم اپنی زندگی میں اپنی لڑکیوں کو ان کا شرعی حصہ دے چکے ہیں۔

لہٰذا قطعہ ۴/۱۳ واقع محلہ دار الیمن میرے اور میرے بھائی عبد الکریم صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تجنید اطفال

سال رواں کے چھ ماہ گزر چکے ہیں لیکن تا حال بعض مجالس کی طرف سے فہرست تجنید اطفال مرکز میں نہیں پہنچی۔ ناظمین/منتظمین اطفال فوری توجہ فرماتے ہوئے مجالس کی تجنید تیار کر کے مکمل صورت میں جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز کے چھوٹے بھائی عزیز داؤد احمد کاہلوں کا اکلوتا بچہ عزیزی بلال داؤد بعمر تقریباً دو سال کو ۱۶ مئی کو شدید بخار ہوا۔ بچے کی گردن، چھاتی اور پٹھوں میں شدید کھچاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ ڈاکٹری علاج سے فی الحال کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ عزیز داؤد کاہلوں ۲۰ مئی کو جرمنی جا رہا تھا جہاں سے تقریباً ۲ ماہ پیشتر ہی آیا تھا۔ بچے کی بیماری کی وجہ سے اس نے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔ تمام احباب جماعت سے بچے کی جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اپنے فضل سے بچے کو صحت دے۔ آمین۔

(ناصر احمد کاہلوں چک [illegible] ضلع ساہیوال)

(۲) میں ایک عرصہ سے کمر، ٹانگ اور پاؤں میں درد کی وجہ سے بیمار ہوں جس کی وجہ سے اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(محکم الدین جتوئی لطیف آباد۔ حیدر آباد)

آج اتوار ہے

دانتوں کے معائنہ کا دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں۔ مسوڑھے خراب ہوں۔ ان میں سے خون آئے۔ دانتوں میں کھوکھل یا دانت درد ہو تو فوری اور مستقل علاج کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

دانتوں کی صحت و حفاظت کا رسالہ بیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

کیور ہومیو ڈینٹل کلینک رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

بچوں کی تربیت کیلئے "تشحیذ الاذہان" کا مطالعہ بہت ضروری ہے

(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ توجہ فرماویں

نظامِ وصیّت میں جائیداد کی وصیّت ترکہ پر ہوتی ہے کسی موصی کی وفات پر اس کے موجود الوقت ترکہ کی تعیین ضروری ہے اور حسب قاعدہ نمبر ۲۹ ہ ناظم تشخیص جائیداد موصیاں مقامی جماعت کی مجلسِ عاملہ کے مشورہ سے اس ترکہ کی قیمت کی تشخیص کرتا ہے لہذا ضروری ہے کہ بیرونجات سے جب کسی مرحوم موصی کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے اسکے ورثاء مرکز میں لائیں تو مقامی جماعت کی مجلسِ عاملہ سے مرحوم کی کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل اور اس کی موجود الوقت قیمت کی تشخیص کی رپورٹ ہمراہ لائیں تا حساب فہمی میں دیر نہ ہو اور فوری تدفین میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

مجلسِ عاملہ کی طرف سے رپورٹ مندرجہ ذیل تین شقّوں پر مشتمل ہونی چاہیئے:۔

۱۔ موصی مرحوم کی کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل یہ ہے اور اس کی موجود الوقت نرخوں کے مطابق اس قدر قیمت بنتی ہے۔

نیز اگر کوئی قرض بذمّہ موصی ہو تو اس کی تفصیل و اخراجات تجہیز و تکفین کی تفصیل۔

۲۔ اگر موصی مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کی قیمت تشخیص کرالی ہو تو پھر ایسی جائیداد کی قیمت از سرِ نو تشخیص کرنے کی ضرورت نہ ہو گی صرف سابقہ مشخّصہ جائیداد کی تفصیل درج کی جائے لیکن اگر موصی مرحوم کے ترکہ کا کوئی ایسا حصّہ ہو جو سابقہ تشخیص میں نہ آیا ہو تو اس کی تفصیل کے ساتھ موجود الوقت نرخوں کے مطابق اسکی قیمت رپورٹ میں درج کی جائے۔

۳۔ مرحوم نے اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد اپنے ورثاء کو منتقل کی ہو تو اس کی تفصیل اور ان نرخوں کے مطابق جبکہ وہ جائیداد منتقل کی گئی تھی اس کی قیمت رپورٹ میں درج کی جاوے۔

براہِ کرم تمام احبابِ جماعت کو اچھی طرح مندرجہ بالا امور سے آگاہ کر دیا جائے تا ناواقفیت کی وجہ سے حساب فہمی میں تاخیر نہ ہو اور فوری تدفین میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیاں ربوہ)

زکوٰۃ کی اہمیّت

زکوٰۃ دینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی وسیع رحمت مقدر فرما دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

(الاعراف : ۱۵۷)

ترجمہ:۔ اور میری رحمت ہر شے پر حاوی ہے۔ پس اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لئے مقدر کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتوں کے بغیر کسی جان کے لئے دینی و دنیوی سکون، راحت، خوشی اور نجات کا حصول ممکن نہیں۔ جن اعمال سے انسان اس وسیع رحمت کا وارث بنتا ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو ان وسیع رحمتوں سے بہرہ ور فرمائے اور ان کے حصول کے لئے ضروری اعمالِ حسنہ کے بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

محترم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار آف آسنور (کشمیر) وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار جو آسنور (مقبوضہ کشمیر) کے حضرت حاجی عمر ڈار رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے مورخہ ۱۸؍مئی بروز منگل صبح چار بجے تین ماہ کی شدید علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۸۱ سال تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ حضور کے ارشاد پر تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور کثیر تعداد میں نواسے نواسیاں اور ان کی اولاد ہے۔ ایک بیٹی آسنور (مقبوضہ کشمیر) میں ہی رہائش پذیر ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علّیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولوں کے لئے کیمسٹری، ریاضی اور فزکس مضامین میں ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں معہ فوٹو سٹیٹ نقول ایم۔ ایس سی اور بی۔ ایس سی ڈگریز ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بچّی حفصہ فردوس کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم طاہر عزیز قریشی ابن قریشی رحمت اللہ صاحب لائلپور کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۱۸؍ہجرت ۱۳۵۶ ہش بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں فرمایا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار فضل الٰہی انوری سابق مبلّغ مغربی جرمنی)

درخواستِ دُعا

میری امّی جان (جو کہ حضرت میاں فضل محمد صاحب مرحوم ہرسیاں والے۔ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور شیخ محمد حسن صاحب لندن کی اہلیہ ہیں) کی بس کے جھٹکے سے گرنے کی وجہ سے لندن میں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(سعیدہ شمیم اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین کرام تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کی کوشش کریں (مہتمم مال مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیہ)